

قصیدۃ برکات شریف

ابو عبد اللہ امام شرف الدین بو صیری

ترجمہ و تفسیر
مستخرج
بیت الشریعہ
عظیمی

اعظمی پبلشرز
ناشر
دارالعلوم مساوق الاسلام

قصیدہ بردہ شریف

مصنف

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو عبد اللہ امام شرف الدین بوصیری

مترجم

نبیرۃ صدر الشریعہ خلیفۃ تاج الشریعہ جسگر گوشہ محدث کبیر
حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ علینا

ناشر

اعظمی پبلشرز

10/483 دارالعلوم صادق الاسلام
لیاقت آباد کراچی

Website : www.sadiqulislam.net

E-mail : info@sadiqulislam.net Cell : 0300-2299781

جملہ حقوق محفوظ ہیں

- نام کتاب : قصیدہ بردہ شریف
- مصنف : ابو عبد اللہ امام شرف الدین بو صیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- مترجم : نبیرہ صدر الشریعہ خلیفہ تاج الشریعہ جسگر گوشہ محدث کبیر
- حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دام ظلہ علیہا
- سن اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ
- صفحات : 96
- تعداد :
- ناشر : اعظمی پبلشرز دارالعلوم صادق الاسلام
- 10/483 لیاقت آباد کراچی فون: 0300-2299781

ملنے کے پتے

دارالعلوم صادق الاسلام 10/483 لیاقت آباد، کراچی

دارالعلوم صادق الاسلام 5/571 لیاقت آباد، کراچی

دارالعلوم صادق الاسلام الپائن آرکیڈ نزد کارا کلینک چاندنی چوک، کراچی

قصیدہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلًا الدُّنْيَا وَمِلًا

الْاٰخِرَةَ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلًا الدُّنْيَا وَ

مِلًا الْاٰخِرَةَ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِّلًا الدُّنْيَا وَ

مِلًا الْاٰخِرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ

یَا رَحِیْمُ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَافِیْنَ

یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ یَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ

یَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا كَنْزَ

الْفُقَرَاءِ یَا عَظِیْمَ التَّجَاۓ یَا مُنْفِذَ الْهَلٰكِی

يَا مُنْجِي الْغَرْقَى يَا مُحْسِنُ يَا مُجِبِلُ يَا مُنْعِمُ
 يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيرُ أَنْتَ الَّذِي
 سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ
 الشَّمْسِ وَحَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُورُ
 الْقَمَرِ يَا اللَّهُ أَنْتَ اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
 تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى
 آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ وَاعْظِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ
 الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَاللَّادَّةَ
 الرَّفِيعَةَ اللَّهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَافْلِحْ حُجَّتَهُ وَ
 أَبْلِغْهُ مَمْلُوكَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ

قصیدہ بردہ شریف شروع کرنے سے پہلے کے دروود شریف کا ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر پوری دنیا اور آخرت
بھر کے اور برکت دے ہمارے سردار محمد ﷺ کو پوری دنیا اور
آخرت بھر کے اور رحمت بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر پوری دنیا اور
آخرت بھر کے اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے
اللہ! اے بڑے مہربان! اے بہت رحم کرنے والے! اے پناہ
چاہنے والوں کو پناہ دینے والے! اے پریشان حالوں کے امان
دینے والے! اے بے سہاروں کے سہارا! اے بے نشانوں کے
نشان! اے بے ذخیروں کے لئے ذخیرہ بنانے والے! اے
کمزوروں کے محافظ! اے فقیروں کو خزانہ عطا کرنے والے! اے
پناہ لینے والوں کو بلند کرنے والے! اے ہلاک ہونے والوں کے

بچانے والے! اے ڈوبتوں کے بچانے والے! اے احسان
 فرمانے والے! اے خوبصورت بنانے والے! اے انعام فرمانے
 والے! اے فضیلت دینے والے! اے غالب! اے بہت
 زبردست! اے روشن کرنے والے! تو ہی وہ ذات ہے جس کے
 لئے رات کی تاریکی اور دن کے اُجالے اور سورج کی کرن اور
 درخت کی سرسراہٹ اور پانی کی آواز اور چاند کی روشنی سجدہ کرتی ہیں
 اے اللہ! تو معبود ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں تجھ سے سوال کرتا
 ہوں کہ تو ہمارے سردار اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر اور
 ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج اے اللہ! ہمارے سردار
 محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت و بزرگی اور بلند رتبہ عطا فرما اے اللہ!
 حضور ﷺ کے معجزے کو بڑائی عطا فرما اور ان کی دلیل کو کامیاب
 فرما اور ان کی امیدوں کو ان کے گھر والوں اور ان کی امت کے حق
 میں پوری فرما۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشَى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْبُخْتَارِ فِي الْقِدَمِ

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے وجود بخشنے والا
ہے پھر باختیار (نبی) ﷺ پر ہمیشہ درود ہو۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اے میرے مولیٰ! اپنے محبوب پر ہمیشہ ہمیشہ درود اور سلام
بیج جو تمام مخلوق میں افضل و برتر ہیں۔

فصل نمبر ۱: عشق رسول ﷺ و ذکر سب (مشرقی ہوا) کے بیان میں

1

أَمِنْ تَذَكُّرٍ جِيزَانٍ بِذِي سَلَمٍ
مَزَجَتْ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

کیا تو نے مقام ذی سلم (پیلو کی طرح ایک درخت ہے) کے پڑوسیوں
(روضہ محبوب) کی یاد میں خون سے آلودہ آنسو آنکھوں سے جاری کئے؟

2

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاطِمَةٍ
أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظُّلُمَاءِ مِنْ إِضْمٍ

یا مقام کاظمہ (ایک شہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے روشن و منور فرمایا) کی
طرف سے ہوا چل رہی ہے یا تاریک رات میں اضم (پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ منورہ کے
قریب ہے) پہاڑ سے بجلی چمک رہی ہے (اور وہاں کی یاد تجھے خون کے آنسو لاری ہے)

فَمَا لِعَيْنِكَ إِنَّ قُلْتَ اكْفَا هَمَّتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنَّ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَرِهِم

تو تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ اگر تو کہتا ہے کہ ٹھہر جا تو وہ بہنے لگتی ہیں اور
تیرے دل کو کیا ہوا کہ اگر تو اس سے کہے سنبھل جا تو وہ غمگین ہو جاتا ہے۔

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتَمٌ
مَّا بَيْنَ مَنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

کیا وہ عاشق جو اشک رواں (بہتے آنسو) اور بے قسار دل کے
درمیان ہے گمان کرتا ہے کہ محبت کاراز چھپ جائے گا۔

لَوْ لَا الْهَوَى لَمْ تُرْقِ دَمْعًا عَلَى ظَلَلٍ
وَلَا أَرَقْتَ لِذِكْرِ الْبَّانِ وَالْعَلَمِ

اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈرات (دیرانِ جگہ) پر آنسو نہ بہاتا اور بان
(درخت) و پہسار کی یاد میں راتوں کو نہ جاگتا۔

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تو تو کس طرح محبت کا انکار کر سکتا ہے جبکہ آنسو اور بیماری تیرے
پر گواہ ہیں۔

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطِيئَةَ وَضْنِي
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

(تو کیسے انکار کر سکتا ہے) جبکہ غم عشق نے تیسرے رخساروں پر
زرد گلاب اور سرخ درخت کی طرح آنسو اور کمسنوری کے دو نشان
لگا دیے ہیں۔

نَعْمَ سَرَى طَيْفٌ مِّنْ أَهْوَى فَأَرْقِنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ہاں رات کو محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے قرار کر دیا اور محبت
(عشق) محبوب کی جدائی کے غم سے لذتوں کو ختم کر دیتی ہے۔

يَا لَأَيْمَىٰ فِي الْهَوَىٰ الْعُذْرِيَّ مَعْدِرَةً
مِّنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتُ لَمْ تَلُم

اے قہیدہ غدرہ (یہ قہیدہ یمن میں عشق سے مشہور ہے) کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے! میں تیرے
سامنے اپنی مجبوری کا عذر پیش کرتا ہوں اگر تو انصاف کریگا تو مجھے ملامت بھی نہ کرے گا (ان کے اکثر
نوجوان عشق میں جان دیدیتے ہیں اس کے دل زمو صاف ہوتے ہیں ان کی عمر میں پاکدامن با حیا ہوتی ہیں)

عَدَّتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمٍ

میرا حال اور میرا مرض تجھے لگ جائے اس لئے اب میرا راز
چغل خوروں اور عیب جو (غیب تلاش کرنے والوں) سے
پوشیدہ نہ رہا اور مجھ سے محبت کا یہ مرض جدا نہیں ہو سکتا۔

فَحَضَّتْنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي صَمَمٍ

تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں نے اسے نہ سنی اس لئے کہ
محبت کرنے والا (عاشق) نکتہ چینی اور اعتراف کے سننے سے
بہرہ ہوتا ہے۔

إِنِّي أَتَمَّهْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَدَلٍ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصْحٍ عَنِ التُّهْمِ

بے شک میں ملامت و نافرمانی میں بڑھاپے کی نصیحت سے شرم
کرتا ہوں اور بڑھاپا نصیحت قبول کرنے میں تہمتوں سے بہت دور ہے۔

فصل نمبر ۲: قرآنی خواہشات کی مذمت کے بیان میں

13

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظْتُ
مِنْ جَهْلِيهَا يَنْذِيرُ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بے شک میرا نفس امارہ (برائی کا حکم دینے والا نفس) اپنی جہالت کی وجہ سے مجھے برائی کا حکم دیتا ہے میرا نفس ڈرانے والے بڑھاپے اور پیرانہ سالی (کمزوری) عبرتوں سے نصیحت نہیں حاصل کرتا۔

14

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَبِيلِ قِرَى
ضَيْفِ الْمَ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور بے تکلف مہمان (بڑھاپا) میرے سر پر آیا تو مسیدے نفس امارہ نے اعمالِ حسنہ سے اس کی مہمان نوازی نہ کی۔

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَأْ أُوقِرُهُ
كَتَبْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتْمِ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں مہمان (بڑھاپے) کی عزت نہ کر سکوں گا (گناہ
سے نہ بچ سکوں گا) تو میں دسمہ (نیل کے پتے جس سے مہندی بناتے
ہیں) لگا لیتا اور سفید بالوں سے جو راز ظاہر ہو گیا اسے ظاہر نہ ہونے دیتا۔

مَنْ لِي بِرَدِّ جَمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جَمَاحُ الْخَيْلِ بِاللَّجْمِ

کون ہے؟ جو میرے نفس کی منہ زوری اور گسراہی کو روکے جس
طرح سرکش گھوڑے کو گام سے روکا جاتا ہے۔

فَلَا تَرْمِ بِالْمَعَاصِي كَسَرِ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقْوِي شَهْوَةَ النَّهَمِ

یہ نہ سمجھ کہ زیادہ گناہ کرنے سے گناہ کی شہوت و لذت ختم ہو جائیگی (نفس
گناہ چھوڑ دے گا) بے شک زیادہ کھانا کھانے کی حرص (لاچ) کو
بڑھاتا ہے۔

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهَيَّلَهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمَهُ يَنْفَطِمِ

نفس امارہ دودھ پیتے بچے کی طرح ہے اگر تو بچے کو دودھ پینے پر چھوڑ
دے تو وہ دودھ ہی کی محبت میں جوان ہو جائیگا اور اگر تو اس کا دودھ
(دودھ پینے کی مدت میں) چھسڑا دے گا تو وہ چھوڑ دے گا۔

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَازِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوَىٰ مَا تُوَلَّىٰ يُصِمُّ أَوْ يَفِصُّ

لہذا تو خواہش نفس کو روک اور تو اسے اختیار دینے سے ڈر اس
لئے کہ جب خواہش غالب ہو جاتی ہے تو ہلاک کر دیتی ہے یا عیب
دار بنادیتی ہے۔

وَرَاٰعِيَهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْهَرْعَ فَلَا تُسِمُ

اور عمل کے چراگاہ (میدان) میں نفس کی حفاظت کر اور اگر وہ چراگاہ
کو حسد سے زیادہ لذیذ سمجھے تو اسے چرنے سے روک دے۔ (اگر
عبادت میں خود پسندی آجائے تو ایسی عبادت کا فائدہ نہیں)

كَمْ حَسَنْتَ لَذَّةَ لَيْلَمَرِّ قَاتِلَةٍ
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدِرْ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس نے ہار بالذات دنیا کو پسند کیا جو انسان کی قاتل ہے اور انسان سمجھتا
ہی نہیں کہ مرغن اور لذیذ کھانوں میں زہر ملا ہوتا ہے۔

وَإِخْشَ الدَّسَائِسِ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شَبَعٍ
فَرُبَّ مَخْصَصَةٍ شَرُّ مِّنَ التُّخْمِ

اور بھوک و شکم سیری میں نفس کے دھوکہ سے ڈرا اس لئے کہ اکثر وہ بیشتر
بھوک کی شدت بدھنسی سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمَعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالزُّمِّ حُمَيَّةَ النَّدَمِ

اور اس آنکھ سے آنسو بہا جو سہرام چیزوں کے مشاہدہ سے پُر ہو چکی ہے
اور گناہ کی ندامت کو لازم پکڑے۔ (گناہ سے بچنا لازم جان)

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُبَا فَحَضَّاكَ النُّصْحَ فَاتَّبِعْهُمَا

نفس امارہ اور شیطان کی مخالفت و نافرمانی کر اگرچہ وہ دونوں مخلصانہ
نصیحت و خیر خواہی کریں پھر بھی تو انہیں جھوٹا جان۔

وَلَا تُطِيعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

نفس اور شیطان کی پیروی مت کر خواہ وہ مخالف بنیں یا منصف اس لئے کہ تو فریق مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِيَذِي عُنُقٍ

میں اللہ تعالیٰ سے بے عمل بات کی معافی مانگتا ہوں ایسی بات کرنا جس پر خود عمل نہ کرے یا نچھ (بے اولاد) عورت کی طرف اولاد منسوب کرنے کی طرح ہے۔

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لَكِنْ مَا اتَّعَمَرْتُ بِهِ
وَمَا اسْتَقْبْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِم

میں نے تجھے بھلائی کا حکم دیا لیکن میں نے خود اس پر عمل نہ کیا اور
نہ قائم رہا تو میرا یہ کہنا کہ تو قائم رہ (عمل کر) کیا اثر کریگا۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرَضٍ وَلَمْ أَصُوم

اور میں نے مرنے سے پہلے نوافل کا کچھ توشہ حاصل نہیں کیا اور نہ میں
نے فرض نماز کے سوا کوئی نماز پڑھی اور نہ فسخ روزوں کے سوا
بھی کوئی روزہ رکھا۔

فصل نمبر ۳: حضور اقدس ﷺ کی تعریف و توصیف کے سہان میں

29

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحَى الظَّلَامَ إِلَى
أَنْ اشْتُكَيْتُ قَدَمَاهُ الضَّرَّ مِنْ وَرَمٍ

میں نے اندھیری راتوں کو شب بیداری (عبادت) کرنے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف کی تاکہ ان کے قدموں میں ورم کی تکلیف ظاہر ہوگئی۔

30

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتَرْفِ الْآدَمِ

وہ ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس نے بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کو جسر کر
باندھا اور اپنے نازک پہلو پر پتھر باندھا۔

وَرَأَوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمٍ

سُونے کے بلند پہاڑوں نے حضور اقدس ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو حضور ﷺ نے اپنے بلند حوصلہ کے ساتھ ان پہاڑوں سے اپنی بے نیازی کا بر فرمادی۔

وَ أَكَدَّتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصْمِ

دنیا میں حضور ﷺ کی کساہری ضرورتوں نے حضور ﷺ کے زہد (ہرگز گاری) کو اور مضبوط کر دیا اس لئے کہ ضرورتیں ہرگز گاری اور عصمت پر غالب نہیں آ سکتیں۔

وَ كَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضُرُوْرَةً مِّنْ
لَّوْ لَا هَلَمُّ تُخْرِجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اور (کساہری ضرورت) حضور اقدس ﷺ کو دنیا کی طرف کس طرح بلا سکتی
ہے۔ اگر حضور ﷺ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو دنیا عدم سے وجود میں
بھی نہ آتی۔

تین مرتبہ پڑھیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ
وَ الْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَ مِنْ عَجَمٍ

محمد ﷺ دونوں جہاں (دنیا و آخرت) اور جن و انس اور عرب
و عجم کی دونوں جماعتوں کے سردار ہیں۔

نَبِيُّنَا الْأَمِيرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَم

ہمارے نبی ﷺ (اچھائی کا) حکم دینے والے اور (یرائی سے) منع فرمانے والے میں اس لئے کہ "ہاں" یا "نا" کہنے میں حضور ﷺ سے بہتر و سچا کوئی نہیں۔

تین مرتبہ پڑھیں

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تَرْجَى شَفَاعَتَهُ
لِكُلِّ هَوٍّ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

حضور ﷺ ہی ایسے محبوب میں کہ تمام شدتوں اور مصیبتوں میں انہیں کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَسْكُونَ بِهِ
مُسْتَسْكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلایا تو ان کی اطاعت کی رسی تھامنے والے ایسے تھامنے والے ہیں جو کبھی نہ چھوڑیں گے۔

فَاقِ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

حضور ﷺ خوبصورتی اور بہترین اخلاق میں تمام انبیاء علیہم السلام پر سلطنت لے گئے اور کوئی پیغمبر علیہ السلام بھی حضور ﷺ کے وسعت علم اور عظام سخاوت کے قریب تک نہ پہنچ سکا۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ
غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدَّيَمِ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام حضور ﷺ کے دریائے علوم اور بارانِ رحمت سے پانی کے چلویا قسطہ کی درخواست کرتے ہیں۔

وَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكْمِ

تمام انبیاء علیہم السلام اپنے رتبے کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں جانتے ہیں جو حضور ﷺ کے علم کے نقطے یا آپ کی حکمت کے اعراب (زیندہ) میں (جس طرح نقطوں اور حرکتوں کو کتاب سے نسبت ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو حضور ﷺ سے نسبت ہے)

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

تو حضور اقدس ﷺ کی ذات مقدس ایسی ہے کہ جن کے ظاہری
و باطنی کمالات مکمل ہو گئے پھر روحوں کے پیدا کرنے والے (اللہ)
نے انہیں اپنا حبیب جن لیا۔

مُنْزَرَةً عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

حضور اقدس ﷺ اپنی ملکابری و باطنی خوبیوں میں غیر کی شرکت
سے پاک ہیں اور آپ کا جو بسم حسن آپ کے سوا کسی دوسرے
میں تقسیم نہیں ہوا۔

دَعُ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْكُمْ

جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے
بارے میں کہی (خدا کا بیٹا کہا) اسے چھوڑ کر حضور ﷺ کی نعت میں جو کچھ
کہنا چاہو کہو۔

فَانْزُبْ اِلٰى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْزُبْ اِلٰى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

پس اس ذات اقدس ﷺ کی طرف تعظیم و تکریم کی جتنی نسبت کرنا چاہو
کرو اور ان کے مرتب کی طرف عظمتوں کی جتنی نسبت کرنا چاہو کرو۔

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِهِ

بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضائل بے شمار ہیں جس کو بولنے
والا اپنے منہ سے بیان نہیں کر سکتا۔ (اس کی طاقت سے
باہر ہے)

لَوْ نَاسَبَتْ قُدْرَةُ آيَاتِهِ عِظَمًا
أَحَى اسْمُهُ حِينَ يُدْغَى دَارِ السَّالِمِينَ

اگر حضور اقدس ﷺ کے معجزات عظیمہ ان کی قدر و منزلت کے
مطابق ہوتے تو آپ کا نام پاک (محمد ﷺ) جب بھی پکارا جاتا ہے
نشان و بوسیدہ (گلی) ہڈیوں کو زندہ کر دیتا۔

لَمْ يَمْتَحِنَا بِمَا تَعَى الْعُقُولُ بِهِ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَرِهِمْ

حضور ﷺ نے ہمارا امتحان ایسی چیزوں سے نہ لیا جس کو عقلیں سمجھنے سے قاصر ہوں ہماری بھسلائی کے بہت چاہنے والے ہیں اسی وجہ سے ہم شک اور وہم میں مبتلا نہ ہوئے۔

أَعَى الْوَرَى فَهُمْ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمٍ

ان کی ذات اقدس کے کمال نے تمام مخلوق کو ان کی حقیقت کے سمجھنے سے عاجز کر دیا لہذا حضور ﷺ کے نزدیک اور دور کوئی ایسا نہیں جو آپ کے آگے عساجز ولا جواب نہ ہو۔

كَالشَّمْسِ تَطْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعْدِ
صَغِيرَةٍ وَتُكِلُ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمٍ

حضور ﷺ کی مثال اس آفتاب کی طرح ہے جو دور سے تو چھوٹا نظر آتا ہے اور نزدیک سے آنکھ کو خیرہ کر دیتا ہے۔ (یہ مثال صرف سمجھانے کے لئے ہے)

وَ كَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسْلُوا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

دنیا میں حضور ﷺ کی حقیقت کو کوئی کیسے جان سکتا ہے جبکہ قوم دنیا کے خواب غفلت میں سو رہی ہے۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

حضور اقدس ﷺ کے بارے میں ہمارا انتہائی علم یہ ہے کہ آپ بشر میں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے افضل والی ہیں۔

وَكُلُّ أُمَّةٍ آتَى الرَّسُلَ الْكِرَامَ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

تمام محبذات جو انبیائے کرام علیہم السلام سے دوسب کے سب حضور ﷺ ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلِهِمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

بے شک حضور اقدس ﷺ فنسل الہی کے آفتاب میں اور تمام
انبیاء علیہم السلام اسی آفتاب سے چمکنے والے ستارے ہیں جو اپنی
روشنی سے تاریکی میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

حَتَّىٰ إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكُونِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب (حضور ﷺ) مکمل روشن ہوا تو اس کی
روشنی تمام دنیا پر پھیل گئی اور اس نے تمام امتوں کو زندہ کر دیا۔
(امتوں کو ہدایت مل گئی)

اَكْرَمَ بِخَلْقِ نَبِيِّ زَانَهُ خُلُقٍ
بِالْحُسْنِ مُشْتَبِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٍ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کی جسمانی تخلیق کس قدر
دل نل بنائی اور اس کو خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی کہ
ہمسرد و زیباے خوشی کے آثار ظاہر ہیں۔

كَالزَّهْرِ فِي تَرْفٍ وَ الْبَدْرِ فِي شَرْفٍ
وَ الْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَ الدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

حضور ﷺ تازگی میں کلی کی طرح اور بزرگی میں چو دھویں رات
کے چاند کی طرح اور سخاوت میں دریا کے مثل اور ہمت میں ہمیشگی
(کبھی ہمت نہ ہارے) کے مانند ہیں۔

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٍ

جب تم حضور اقدسؑ سے تہنائی میں ملو گے تو تمہیں
ایسا معلوم ہو گا کہ وہ لشکر میں اپنی شان و شوکت میں یکتا و
یگانہ ہیں۔

كَأَنَّمَا اللُّلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدْفٍ
مِّنْ مَّعْدِنٍ مَّنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسِمٍ

حضور اقدسؑ کے کلام اور تبسم کی کانیں (ہونٹ اور دندان
مبارک) سیپ میں چھپے ہوئے چمکدار موتی کی طرح ہیں۔

لَا طِيبَ يَعْذِلُ تَرْبًا ضَمَّ أَعْظَمَهُ
طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَ مُلْتَمِمْ

کوئی خوشبو اس خاک پاک کی برابری نہیں کر سکتی جو حضور ﷺ کے جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے اس خاک اقدس کے سونگھنے اور چومنے والے مبارک ہیں۔

فصل نمبر ۳: مسندِ اقصیٰ علیہ السلام کے بیان میں

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبٍ عُنْصُرِهِ
يَا طِيبَ مُبْتَدِئًا مِنْهُ وَ مُحْتَثَمَ

حضور ﷺ کی جائے ولادت نے جسم مبارک کی خوشبو ظاہر کی۔
بحسانِ اللہ اے لوگو! دیکھو حضور ﷺ کی جائے ولادت اور
مدفن اقدس دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

يَوْمَ تَفْرَسُ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ
قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

فارسیوں نے حضور ﷺ کے یوم ولادت کو فرات (سلامت)
سے جان لیا انہیں ڈرایا گیا کہ آج ان پر بلا و مصیبت نازل
ہونے والی ہے۔

وَبَاتِ إِيَّوَانُ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَمِعِ

شاہ ایران کا محل پھٹ کر رہ گیا اور پھر درست نہ ہو سکا جس طرح کسری کا
لشکر منتشر ہونے کے بعد منظم نہ ہوا۔

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْآنْفَاسِ مِنْ أَسْفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٍ

آتش کدوں کی آگ افسوس و غم میں ٹھنڈی ہو گئی اور مہر فرات ندامت
سے اپنا چشم بھول گئی یعنی اس کا چشم بہنے سے رک گیا۔

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمَ

اور جب دریائے ساوہ خشک ہو گیا تو ساوہ (عراق میں ہمدان و
قم کے درمیان ایک شہر ہے) شہر والے پیاس کی شدت میں
غصہ سے واپس لوٹ گئے۔

كَانَ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنَاوٍ بِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

گویا کہ آگ نے اپنے غم میں پانی سے نمی حاصل کی اور
پانی نے آگ سے حرارت حاصل کی۔ (خٹک ہو گیا)

وَالْجَنُّ تَهْتَفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنَى وَ مِنْ كَلِمٍ

جنات حضور ﷺ کی نبوت کی گواہی دینے لگے اور حقانیت و سچائی
قرآن کریم اور حضور ﷺ کے فرمان سے ظاہر ہو گئی۔

عَمُوا وَصَمُوا فِإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسَمِعْ وَبَارِقَةُ الْإِنذَارِ لَمْ تُشَمِّ

کفار اندھے بہرے ہو گئے تو نہ خوشخبری کا اعلان سن سکے نہ
ڈرانے والی بجلیاں دیکھ سکے۔

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمَعْوجَّ لَمْ يَقُمْ

کفار و مشرکین اندھے بہرے ہو گئے کہ ان کے کابینوں (جنات
سے معلوم کرنے والے) نے پہلے ہی انہیں خبر دیدی تھی کہ
تمہارا دین باطل ہے جو قائم نہیں رہ سکتا۔

وَبَعْدَ مَا عَاينُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَةٍ وَفُقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

اور کفار نے (حضور ﷺ کی رسالت کے انکار سے پہلے) آسمان کے
کناروں سے چمکتے ہوئے ستارے (شہاب ثاقب) کو ٹوٹ کر گرتے دیکھا
جس طرح زمین پر بتوں کو گرتا دیکھا۔ (پھر بھی ایسا نہ لائے)

حَتَّىٰ غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا إِثْرَ مُنْهَزِمٍ

یہاں تک کہ وحی کے راستہ سے شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے
گرتے پڑتے بھاگنے لگے۔

كَانَهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةَ

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَضَى مِنْ رَّا حَتِيَهُ رُم

گویا کہ شیاطین ابرہہ (شامین) کے لشکر یا اس لشکر کی طرح
بھسائے لگے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے
کسکریاں مار دیں۔

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءٍ مُلْتَقِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار پر کنگریاں اس حال میں پھینکیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھ رہی تھیں جس طرح تسبیح پڑھنے والے
(حضرت یونس علیہ السلام) مچھلی کے پیٹ سے نکلے۔

فصل نمبر ۵: معجزات اور تبلیغ کے مسلمان میں

73

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَىٰ عَلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

حضور علیؑ کے بلا نے پر درخت ان کی طرف سجدہ کرتے ہوئے
بغیر قدم پند لیوں پر (تنے کے سہارے) چلتے ہوئے حاضر ہوئے۔

74

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

گویا وہ درخت ایک خط کھینچتے ہوئے آ رہے تھے اور ان کی شاخیں
سطروں کے درمیان خوبصورتی پسند کر رہی تھیں۔

مِثْلَ الْغَبَامَةِ أَلَى سَارٍ سَائِرَةٍ

تَقِيَهُ حَرًّا وَطَيْسٍ لِلَّهِجِيرِ حِمَى

حضور ﷺ جہاں کہیں تشریف لے جاتے وہ درخت بادل کی طرح آپ پر دو پہر کی جلتی دھوپ میں سایہ کرتے۔

أَقْسَمْتُ بِالْقَبْرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُورَةَ الْقَسَمِ

میں شق ہو جانے والے چاند کی قسم کھاتا ہوں کہ چاند کو روشن ہونے میں حضور ﷺ کے قلب مبارک سے نسبت ہے اور یہ مسیری قسم مبرور (سچی قسم) ہے۔

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ ظَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَم

اور کس شان سے غار ثور نے منبع فضائل و کرم (حضور ﷺ) کا
احاطہ کیا اور کافروں کی آنکھیں ہر طرف سے اس نور کو دیکھنے سے
اندھی ہو گئیں۔

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِ مَا
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِم

سراپا صدق (حضور ﷺ) اور صدیق اکبر ﷺ نے غار میں جلوہ فرما
تھے اور سانپ کے ڈسنے سے آپ متورم (غضب ناک یا قدم میں ورم)
بھی نہ ہوئے اور مشرکین کہہ رہے تھے اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحْمِ

کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں اشرف المخلوقات حبلوہ
فرماتھے نہ بھوترا نڈے دیتے نہ مکڑیاں حبالا بناتیں۔ (اگر حضور ﷺ
اس میں ہوتے تو یہ جالے اور انڈے سلامت نہ رہتے)

وَقَايَةُ اللَّهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطْمِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے حضور ﷺ کو دوہری زرہوں اور بلند قلعوں
سے بے پروا کر دیا۔ (حضور ﷺ کو اپنی حفاظت کے لئے کسی چیز
کی ضرورت نہیں)

مَا سَأَمَنِی الدَّهْرُ ضِیْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ
إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضْمِ

جب بھی زمانے نے مجھے تکلیف دی میں نے حضور ﷺ کی حمایت
حاصل کر لی تو مجھ پر ظلم نہ کیا محیا یعنی زمانے کے ظلم سے محفوظ ہو گیا۔

وَلَا التَّمَسُّتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ
إِلَّا اسْتَلَبْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٍ

میں نے جب بھی آپ کے مبارک ہاتھ سے دین و دنیا کی دولت کی
خواہش کی تو مجھے فوراً اس بہترین ہاتھ سے منہ مانگی مراد مل گئی۔

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاہِ إِنَّ لَہٗ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ یَنَمْ

حضور ﷺ کی اس وحی کا انکار نہ کرو خواب میں آپ پر آئی اس
لئے کہ ان کا قلب ایسا پاک ہے کہ آنکھیں سو جائیں لیکن دل نہیں سوتا۔

فَذَٰكَ حِیْنَ بُلُوغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِہٖ
فَلَیْسَ یُنْكَرُ فِیْہِ حَالُ مُحْتَلِمٍ

اور خواب میں وحی کا آنا اُس وقت سے تھا جب آپ ﷺ کمال
نبوت کو پہنچ چکے تھے پسند اچھ آدمی کمال عمر (پندرہ سال)
کو پہنچ جائے تو اس کے بلوغت کے دعویٰ کو رد نہیں جاسکتا۔

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَى بِمُكْتَسِبٍ
وَلَا نَبِيٍّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهِمٍ

بحسان اللہ اوحی اپنی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز
نہیں اور نہ نبی پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام (جھوٹا
الزام) لگایا جاسکتا ہے۔

تین مرتبہ پڑھیں

كَمْ أَبْرَأْتُ وَصِيبًا بِاللَّئِيسِ رَاحَتُهُ
وَ أَطْلَقْتُ أَرْبَابًا مِّنْ رَبْقَةِ اللَّئِمِ

بارہا بیماران کی ہمتی کے مس (چھوٹے) سے اچھے ہو گئے اور حاجت مند
جنوں کے پھندے سے آزاد ہو گئے۔ (یہی وہ شعر ہے جسے پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا دستِ رحمت امام بوسیری کے مفلوج حصہ پر پھیرا جس سے مرض جاتا رہا)

وَ أَحْيَيْتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتَّى حَكَّتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصِرِ الدُّهُمِ

حضور ﷺ کی دعا نے قحط زدہ موسم کو سرسبز و شاداب کر دیا یہاں تک
کہ وہ سرسبز سال تمام تاریک زمانوں میں روشن ہو گیا۔

بِعَارِضٍ جَادٍ أَوْ خِلْتِ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيِّبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيَّلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ایک بادل کی وجہ سے خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ تم نے اس
بارش کی وجہ سے شہر کے نالوں کو دریا کا طوفان یا سخت بارش کا سیلاب
گمان کیا۔

فصل نمبر ۶: قرآن کی زندگی کے میدان میں

89

دَعْنِي وَوَصِّفِي آيَاتٍ لَهُ ظَهَرَتْ
ظُهُورُ نَارِ الْقِرَى لَيْلًا عَلَى عِلْمٍ

اے باطل خیال! مجھے چھوڑ اور حضورؐ کی تعریف کرنے دے اُن کے معجزات
ایسے ظاہر ہو چکے ہیں جیسے رات میں پہاڑ پر مہمان کے لئے آگ روشن ہوتی ہے۔

90

فَاللَّهُ يَزِدُّهُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظَمٍ

موتی کی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے جبکہ اس کا بار بنا ہوا ہو اور اگر بار نہ
بنا ہوا ہو جب بھی اس کی قدر و منزلت کم نہیں ہوتی۔ (تعریف کرنے
سے حضورؐ کی شان بڑھتی گھٹتی نہیں)

فَمَا تَطَاوُلُ أَمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشَّيْمِ

کیا تعریف کرنے والے کی آرزوئیں حضور ﷺ کے عمدہ اخلاق
اور پسندیدہ عادتوں کی طرف اونچی گردن کر کے دیکھ سکتی ہیں؟
(ہرگز نہیں)

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثَةٌ
قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقَدَمِ

قرآن کریم کی آیتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں
تلفظ و نزول کے اعتبار سے حادث (نئی) ہیں اور معنی و نفس کلام کے
اعتبار سے قدیم ہیں اس لئے کہ یہ آیتیں ازلی موصوف کی صفت ہیں۔

لَمْ تَقْتَرِنَ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمَ

وہ آیات قسم آئیہ کسی زمانے کے ساتھ ملی ہوئی نہیں ہیں پھر
بھی ہمیں آخرت اور قوم عساد اور ارم (قوم عساد ثانی) کی خبر
دیتی ہیں۔

دَامَتْ لَدَيْنَا فِافَا قَتْ كُلِّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

قرآن کا معجزہ ہمارے پاس ہمیشہ کے لئے ہے تو یہ معجزہ تمام
انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزوں سے بلند ہے اس لئے کہ دیگر
انبیائے کرام علیہم السلام جو معجزات لائے وہ ہمیشہ نہ رہے۔

مُحْكَمَاتٍ فَمَا يُبْقِيَنَّ مِنْ شُبْهِهٖ

لِذِي شِقَاقٍ وَلَا يَبْغِيَنَّ مِنْ حَكْمِ

آیاتِ قسراً نہ ایسی محکم (مضبوط) میں جو اختلاف کرنے والے کے لئے کوئی شبہ باقی نہ رہیں چھوڑیں اور نہ کسی منصف (انصاف کرنے والے) کو تلاش کرتی ہیں۔

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرْبٍ

أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

قسرآن کی آیتوں سے کبھی سخت سے سخت دشمن نے لڑائی نہ کی مگر وہ غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اسے قبول کر لیا۔

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحَرَمِ

آیات قرآنیہ کی بلاغت نے مخالف کے دعوے کو اس طرح باطل کر دیا جس طرح غیرت مند انسان کسی بد کردار کو اپنی محسارم سے روکتا ہے۔

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرَةٍ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآن کی آیتوں کے بھی معانی میں جو موج دریا کی طرح ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور وہ خوبصورتی اور قیمت میں سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَىٰ عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّامِ

آیات قرآنیہ کے عجائبات نہ گنے جاسکتے ہیں اور نہ جمع کئے
جاسکتے ہیں اس کے عجائب و لطائف زیادہ ہونے کی وجہ سے
کوئی استقامت کر چھوڑتا نہیں۔

قَرَرْتُ بِهَا عَيْنُ قَارِيَهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ فَاُعْتَصِمْ

پڑھنے والے کی آنکھیں اس کے پڑھنے سے ٹھنڈی ہو گئیں تو میں
نے اس سے کہا کہ بے شک تو کامیاب ہو گیا بسند اللہ کی رسی مضبوطی
سے پکڑ لے۔

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَّارٍ لَّظَى
أَطْفَاتٍ حَرَّ لَّظَى مِنْ وَرْدِهَا الشَّيْبِ

اگر تو ان آیات قرآنیہ کو نازِ جہنم کے خوف سے تلاوت کرے گا تو یقیناً
تو اس کے سرد چٹنے سے دوزخ کی گرمی کو سمجھا دیا۔

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيِضُ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحَمِيمِ

گویا آیات قرآنیہ حوض کوثر میں جس سے گناہ گاروں کے چہرے منور
ہو جاتے ہیں حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کونلوں کی طرح
سیاہ ہونگے۔

وَ كَالصِّرَاطِ وَ كَالْيِزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمْ

قرآن کی آیتیں انصاف کرنے میں میزان یا مثل مسدات کی طرح ہیں
بہند اس کے بغیر لوگوں میں عدل و انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔

لَا تَعْجَبَنَّ لِحُسُودٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَ هُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر حسد کرنے والا ماہر اور مجسمہ دار ہونے کے باوجود حبان بوجھ کر
آیات قرآنیہ کا انکار کرتا ہے تو اس پر تعجب مت کر۔

قَدْ تَنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

آنکھ بھی آشوب کی وجہ سے سورج کی روشنی کا انکار کر دیتی ہے اور بھی
بیماری کی وجہ سے منہ پانی کا ذائقہ بتانے سے انکار کر دیتا ہے۔

فصل نمبر ۷: مستراح النبی ﷺ کے بیان میں

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمُ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعِيًّا وَفَوْقَ مُتُونِ الْإِيْنِقِ الرُّسَمِ

اے وہ سب میں بہتر ذات! جن کے درہا جہتمند لوگ دوڑتے ہوئے
آتے ہیں اور مصیبت زدہ لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِبُغْتَنِمٍ

حضور ﷺ کا وجود عبرت حاصل کرنے والے کے لئے سب سے
بڑی نشانی (محبزہ) ہے اور غنیمت جاننے والے کے لئے سب
سے بڑی نعمت ہے۔

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

آپ ﷺ نے رات کے مختصر حصے میں حرم مکہ سے مسجد اقصیٰ تک
اس طرح سیر فرمائی کہ جس طرح چودھویں کا چاند رات کی تاریکی میں
سیر کرتا ہے۔

وَيْتٌ تَرْقَى إِلَى أَنْ نِلْتِ مَنَزِلَهُ
مِّنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تُرْمِ

اور آپ سیڑی رات میں چڑھتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین (دو چاند
کسان) کے برابر پہنچ گئے جس کو نہ سمجھا جاسکتا ہے نہ اس کی آرزو کی
جاسکتی ہے۔ (وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا)

وَقَدَّمْتُكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ فَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

اور بے شک اسی وجہ سے تمام انبیاء و رسل علیہ السلام نے آپ سیڑی کو
اپنی امامت کے لئے آگے بڑھایا جس طرح آقا اپنے خادموں
کے آگے ہوتا ہے۔

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوَكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

اور آپ ﷺ فرشتوں کے لشکر کے ساتھ آسمان کے ساتوں طبقوں کو
چاک کرتے چلے گئے اور آپ ان سواروں میں لشکر کے سردار تھے۔

حَتَّىٰ إِذَا لَمْ تَدَّعْ شَأْوَ الْمُسْتَبِقِ
مِّنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرَقًا لِّلْمُسْتَنِمِ

آپ ﷺ یہاں تک چڑھے کہ کسی چڑھنے بڑھنے والے کو بلند
ہونے اور چڑھنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔

خَفَضْتُ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
نُودِيْتُ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْفُرْدِ الْعَلَمِ

جب آپ ﷺ کو یکتا علم کی طرح بلند رتبہ کے ساتھ معراج کے لئے بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے مقام نسبت سے تمام انبیاء کے مقام کو نیچے کر دیا۔

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلِ آيٍ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُونِ وَسِرِّ آيٍ مُكْتَتِمٍ

(حضور اقدس ﷺ کو معراج پر اس لئے بلایا گیا) تاکہ آپ ﷺ کو ایسا قرب حاصل ہو جو سب کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو اور ایسا راز عطا ہو جو کسی کو نہ معلوم ہو۔

فَحَزَّتْ كُلَّ فِتْحَارٍ غَيْرَ مُشْتَرِكٍ
وَجَزَّتْ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمٍ

تو آپ ﷺ نے وہ تمام قضیہ سلیتیں جمع فرمائیں جس میں کوئی
اور شریک نہیں اور آپ ہر اس مقام سے گزرے جہاں کوئی
اور نہیں جاسکتا۔

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وَلَّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولَّيْتَ مِنْ نِعَمٍ

وہ بہت بڑی عظمت والی شان ہے جن کے آپ ﷺ مالک
بنائے گئے اور جو نعمتیں آپ کو دی گئیں ان کا سمجھنا مشکل ہے۔

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

ہم مسلمانوں کے لئے خوشخبری ہے کہ بے شک ہمارے پاس اللہ کی
رحمت (حضور ﷺ) کا ایسا مضبوط ستون ہے جو گر نہیں سکتا۔

لَمَّا دَعَى اللَّهُ دَاعِيَنَا لِمَطَاعَتِهِ
بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری اصلاح اور دعوت اسلام
کے لئے بھیجا تو وہ تمام نسیوں میں مکرم (بزرگ) ہیں اور ان کے
پیروکار سب اُمتوں سے بزرگ ہو گئے۔

فصل نمبر ۸: نبی ﷺ کے عہد کے بیان میں

119

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بَعْثَتِهِ
كَنْبَاءٌ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبروں نے دشمنانِ دین کے دلوں
کو ایسے ڈرا دیا جیسے شیر کی آواز نے بے خبر بکریوں کو بھگا دیا۔

120

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مَعْتَرِكٍ
حَتَّىٰ حَكَّوْا بِالْقَنَا حِمًّا عَلَىٰ وَضْمِ

حضور ﷺ ہر میدان میں مقابلہ فرماتے رہے یہاں تک کہ کفار
کے گوشتِ محبابینِ اسلام کے تیزوں سے قصائی کے تخت کے
گوشت کی طرح ہو گئے۔

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغِيطُونَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرَّخِمِ

کفار بھاگنا پسند کرتے قریب تھا کہ بھاگنے میں رشک کرتے کہ جسم کے ٹکڑے عقابوں
(چیلوں) اور گدھ کے ساتھ اڑ جائیں (کفار کی یہ خواہش تھی کہ مسلمانوں کی مدد سے ان
کے جسم کے ٹکڑے ریزہ ریزہ ہونے سے بہتر تھا کہ وہ چیل کی خوراک بن جائیں)

تَمْضَى اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گزر رہی ہیں اور کفار خوف و ہراس میں ان کی گنتیاں بھول گئے
جب تک کہ حرمت کے مہینوں کی راتیں نہ آجائیں۔

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرْمٍ

مذہب اسلام گویا ایک مہمان ہے جو ان کے گھر میں ایسے سرداروں
(صحابہ) کے ساتھ آیا جو دین کے دشمنوں کے گوشت (قتل) کے
خواہشمند تھے۔

يَجْرُ بِحَرِّ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٍ

حضور علیؑ بہ لشکروں کا دریائے کرتیز رفتار گھوڑوں پر کھیپتے ہیں
اور تیز بہادر بہادروں کے ساتھ مل کر دشمن سے ٹکراتے ہیں۔

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلَّهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُورُ اِبْمُسْتَأْصِلٍ لِلْكَفْرِ مُصْطَلِمٍ

اسلام کا ہر سپاہی اللہ کا مطیع و فرمانبردار اور ثواب کا امیدوار ہے اور
دشمنوں اور کفر کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے حملہ کرتا ہے۔

حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةُ الرَّحِمِ

یہاں تک کہ ملت اسلام غریب الوطنی کے بعد بہت بڑی برادری
اور عزیز و اقارب والی ہو گئی۔

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ آبٍ
وَخَيْرِ بَعْلِ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَيْمِ

ملت اسلامیه بہترین باپ اور بہترین شوہر (حضور ﷺ) کی
بدولت دشمنوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی تو ملت اسلامیه نہ
یتیم ہوگئی نہ یتیم۔

هُمْ الْجِبَالُ فَسَلَّ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَأَوْ مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدِمٍ

لشکر اسلام پہ ساروں کی طرح مضبوط ہے ان کے بارے میں ان
کے مد مقابل (دشمنوں) سے پوچھ کہ انہوں نے ہر معرکہ میں ان کو
کیسا پایا۔

وَسَلِّ حُنَيْنًا وَسَلِّ بَدْرًا وَسَلِّ أُحُدًا
فُصُولُ حَتَفٍ لَهُمْ أَذْهَى مِنَ الْوَنَمِ

حنین و بدر اور احد کی جنگوں سے پوچھ اس لئے کہ یہ کافروں کے
لئے آفت و بلا سے زیادہ سخت موسم (ایام) تھے۔

الْبُصْدِرِ الْبَيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدَى كُلُّ مُسَوِّدٍ مِّنَ اللَّيَمِ

اسلام کے بہادر (صحابہ) سفید تلواروں کو دشمنوں کے سیاہ بالوں تک
پہنچانے کے بعد سرخ خون پلا کر واپس لانے والے ہیں۔

وَالْكَاتِبِينَ بِسُورِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمٍ

خطی نیزوں (خط ایک شہر ہے) سے لکھنے والے اسلام کے بہادر
سپاہی جن کے قلم (نیزوں) نے کافروں کے جسم کے کسی ٹکڑے کو
بغیر زخمی کئے نہ چھوڑا۔

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمًا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَّازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَامِ

بہادران اسلام کا مکمل طور پر مسلح ہونا امتیازی نشان تھا جس طرح
گلاب کا پھول خاردارد رخت سے کسی نشانی سے ممتاز ہوتا ہے۔

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسِبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْهَامِ كُلَّ كَمٍ

فتح مکہ کی ہوائیں تمہارے پاس صحابہ کی خوشبو کا پد یہ بھیجتی ہیں لہذا ہر
مسلح بہادر کو اپنے غلظ میں گلاب کی طرح گمان کر۔

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رَبًّا
مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزْمِ

بہسدارانِ اسلام گھوڑوں کی پشت پر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے
چٹان پر پودا اگا ہوا ہے نہ کہ گھاس یا لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا۔

ظَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبِهِمِ وَ الْبِهِمِ

دشمن کے دل خوف سے ایسے اڑ گئے کہ انہیں بکری کے بچے اور بہادر
سوار میں فرق کرنا مشکل ہو گیا۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَاهُ الْأُسْدُ فِي أَجَامِهَا تَجِمُ

اور جسے رسول اللہ ﷺ کی مدد و نصرت مل جائے تو اس کے سامنے
کچھاروں (جنگل) کے شیر بھی خوفزدہ ہو جائیں۔

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

حضور ﷺ کے کسی غلام کو ان کے دربار سے بے مدد ہرگز نہ
دیکھو گے اور ایسا بھی نہ دیکھو گے کہ کوئی دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ
ہوا ہو یعنی ضرور روند اگیا۔

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجْمٍ

حضور ﷺ نے اپنی امت کو اس طرح دین کے قلعے میں لے
لیا جس طرح جنگل کا شیر اپنے بچے کو اپنی پناہ میں لے
لیتا ہے۔

كَمْ جَدَلْتُ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ
فِيهِ وَ كَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانَ مِنْ خَصِمٍ

مکی بار قرآن مجید نے سرکارِ نبویؐ کے ساتھ مقابلہ کرنے والوں کو
خاک میں ملادیا اور بارہا معجزات نے سخت ترین دشمن کو مغلوب کر دیا۔

كَفَّاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجَزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ التَّادِيْبِ فِي الْيُثِمِ

تیرے لئے حضورِ نبویؐ کا یہی معجزہ کافی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں
بھی بغیر پڑھے تعلیم دیتے اور حالت یتیمی میں بھی ادب سکھاتے۔

فصل نمبر ۹: اللہ سے معذرت اور اس کے رسول سے طاعت قلب کرنے کے بیان میں

141

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَّضَى فِي الشَّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور میں سیدہ کی مدحت کر کے اس عمر کے گناہوں کی معافی طلب کی ہے جو شعر گوئی (بائیں اشد کہنے) اور اہل دنیا کی خدمتوں میں ضائع ہوئی۔

142

إِذْ قَلَّدَانِي مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
كَأَنِّي بِهِمَا هَدَى مِنَ النِّعَمِ

اس لئے کہ ان دونوں باتوں (شعر گوئی اور اہل دنیا کی خدمت) نے میری گردن میں ایسا پتھہ ڈال دیا ہے کہ جس کے انجام سے خوف زدہ ہوں اور ان کی وجہ سے میں ہدی (جس کو پتھہ ڈال کر ذبح کرنے لے جاتے ہیں) کا جانور ہو گیا ہوں۔

أَطَعْتُ غَيَّ الصَّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْأَثَامِ وَالنَّدَمِ

میں نے دونوں صورتوں (شاعری اور خدمت دنیا) میں بچکانہ گمراہی
کی اطاعت کی اور میں نے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل
نہ کیا۔

فِيَا خَسَارَةً نَفْسٍ فِي تَجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسْمِ

افسوس میری جان نقصان میں گئی کہ اس نے دنیا کے بدلے نہ
دین خرید اور نہ دین خریدنے پر غور کیا۔

وَمَنْ يَبِيعْ أَجَلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِيعْ لَهُ الْغَيْبُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمٍ

اور جو اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچے گا تو وہ یقیناً نقد اور
ایڈوانس کی خریداری میں نقصان اٹھائے گا۔

إِنَّ أَتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمٍ

اگرچہ میں گناہ گار ہوں مگر میرا نبیؐ سے اطاعت کا وعدہ
اور محبت کی رسی نہ ٹوٹے گی۔

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْبِيَّتِي
مُحَمَّدًا وَهُوَ آوَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے میرے لئے حضور ﷺ کا امان
یقینی ہے اس لئے کہ حضور ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ وعدہ
پورا کرنے والے ہیں۔

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي أَخْذًا بِيَدِي
فَضْلًا وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر حضور ﷺ میرے مرنے کے بعد اپنے فضل سے دستگیری نہ
فرمائیں تو کہنا کہ اے قدم پھسلے ہوئے ذلیل!

حَاشَا أَنْ يُحْرِمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

حضور اقدس ﷺ کی ذات اس بات سے پاک ہے کہ امیدوار
آپ کی بخششوں سے محروم ہو جائے یا آرزو مند مایوس لوٹ
جائے۔

وَمِنْذُ الزَّمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِيَخْلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمٍ

جب سے میں نے اپنی منکروں میں حضور ﷺ کی نعت گوئی لازم
کر لی تو میں نے بہترین پناہ کی جگہ حاصل کر لی۔

وَلَنْ يَفُوتَ الْغِنَى مِنْهُ يَدًا تَرَبَّتْ
إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكْمِ

کوئی خاک آلود ہاتھ بھی آپ سے پیڑ کی کرم نوازی سے ہرگز محسوس نہ ہوگا
اس لئے کہ بارش پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی کلیاں (پھول) اگاتی ہے۔

وَلَمْ أَرِ دُزْهَرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفْتُ
يَدًا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنَى عَلَى هَرَمٍ

میں حضور ﷺ کی نعت سے دنیا کی تازگی حاصل کرنا نہیں چاہتا جو
(مشہور شاعر) زہیر بن ابی سلمیٰ کے ہاتھوں نے سنان بن ہرم
کی تعریف کے صلہ میں حاصل کی۔

فصل نمبر ۱۰: مناجات اور حاجتوں کے بیان میں

153

عین مرصعہ میں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِّنَ الْوُدِّ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِيمِ

اے تمام مخلوق سے زیادہ کرم فرمانے والے! آپ کے سوا کوئی
نہیں ہے جہاں مصیبتوں کے آنے کے وقت پناہ لوں۔

154

وَلَنْ يُّضِيقَ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ بِئِ
إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

رسول اللہ ﷺ کی عظمت (شفاعت) میرے لئے ہرگز تنگ نہ
ہوگی اس لئے کہ قیامت کے دن منتقم حقیقی (بدلہ لینے والی ذات
اللہ تعالیٰ) کے نام سے آپ کی شان کریں روشن ہوگی۔

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا
وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بے شک آپ ہی کے جود و کرم سے دنیا اور اس کی خدا خرت کا
وجود ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے خزانہ علم کا ایک حصہ ہے۔

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكِبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّيْلِ

اے نفس! اپنے گناہوں کے بڑے ہونے کی وجہ سے نا اُمید نہ
ہو اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ و صغیرہ دونوں برابر ہیں۔

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسْمِ

جب میرا رب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو اُمید ہے کہ میرے
گناہوں کے برابر اللہ کی رحمت میرے حصہ میں آجائے۔

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمٍ

اے میرے رب! (قیامت کے دن) اپنی بارگاہ میں میری اُمید کے
خلاف نہ فرما اور میرا نامہ اعمال بخشش چاہنے والوں سے حبدانہ فرما۔

وَالطُّفُ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَّتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمَ

اے اللہ! اپنے بندے پر دنیا و آخرت میں لطف و کرم فرما اس لئے
کہ اس کا صبر اتنا کمزور ہے کہ جب مصائب و آلام کا سامنا ہوتا ہے تو یہ
بھاگ جاتا ہے یعنی سبر نہیں کرتا۔

وَالْأُذُنُ لِسُحْبِ صَلَوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَ مُنْسَجِمٍ

اے اللہ! اپنی رحمت کے بادلوں کو حگم دے کہ وہ ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود و سلام کی بارش کرتے رہیں۔

وَالْأَلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقَى وَالتَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ! حکم دے کہ رحمت دائمی کے بادل حضور سیدہ کی آل و اصحاب و
تابعین پر برستے رہیں جو پرہیزگار، گزیر گزیدہ اور اوصاف تحسّل و شرافت
والے ہیں۔

مَا رَنَحَتْ عَذَبَاتِ الْبَّانِ رِيحٌ صَبَاً
وَاطْرَبَ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسِ بِالنَّعْمِ

تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک باد صبا و رخت بان کی شاخوں کو
ہلاتی رہے اور جب تک شربان (اونٹ بانگنے والا) اونٹوں کو اپنے نفسوں
سے مست کرتا رہے۔

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو فضل و کرم والے ہیں۔

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضَى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اے میرے رب! مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے ہمارے مقاصد کو
پورا کر دے اور اے بے حساب کرم کرنے والے! ہمارے گزشتہ
گناہوں کو بخش دے۔

فَاغْفِرْ لَنَا شِدِّهَا وَ اغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

اے اللہ! تو اس قصیدے کے مرتب کرنے والے اور پڑھنے والے
کی مغفرت فرما میں نے تجھ سے بھلائی کا سوال کیا اے جود و
کرم والے!

يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِي النِّعَمِ

اے میرے رب! ہم سب تجھ سے مغفرت اور اچھے خاتمے کے
طلب گار ہیں، اے نعمتوں کے پیدا کرنے والے!

وَاعْفِرْ إِلَهِي لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ بِمَا
يَتْلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَفِي الْحَرَمِ

اے میرے پروردگار! تمام مسلمانوں کو بخش دے اس (قرآن مجید)
کے وسیلہ سے جسے مسلمان مسجد اقصیٰ اور حرم شریف میں پڑھتے ہیں۔

بِحَاثِ مَنْ بَيْتُهُ فِي طَيْبَةِ حَرَمٍ
وَأِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

تو ان کی مغفرت فرما اس ذات پاک کے صدقہ جن کا گھر
مدینہ منورہ میں ہے جو حرم ہے اور جن کا مقدس نام بڑی
قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

وَهَذِهِ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي بَدْءٍ وَفِي خَتَمٍ

اور یہ پندیدہ قصیدہ بردہ ختم ہوا اور ابتداء و اختتام میں
تمام تسعیریں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

أَبْيَاطُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّينَ مَعْ مِائَةٍ
فَرَّجَ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اس قصیدہ بردہ شریف کے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) اشعار ہیں
اس قصیدے کی برکت سے ہمارے مصائب و آلام کو دور فرما
اے بے حساب فضل و کرم کرنے والے!

قصیدہ کے اختتام کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْرِسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَ
اَكْفِنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَ اَرْحَمْنِيْ
بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكَ وَ اَنْتَ رَجَائِيْ
فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا
شُكْرِيْ وَ كَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ اَبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ
لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَةٍ
شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْزُمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ
صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْزُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَانِيْ عَلَى الْخَطَايَا

فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا
يَنْقُضِي أَبَدًا وَيَا ذَا النِّعَمَاءِ الَّتِي لَا تُحْطَى
أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَدْرَأُ فِي نُحُورِ
الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي
وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ مَعْدِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي
فَاعْطِنِي سُوَالِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي آمِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

قصیدہ کے اختتام کی دعا کا ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
 اے اللہ! تو میری اس نظر کرم سے حفاظت فرما جو کبھی سوتی
 نہیں اور اپنے اس ستون سے میری کفایت فرما جس کا ارادہ
 نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر اپنی قدرت سے رحم فرما کہ میں ہلاک نہ
 ہوؤں اور تو میری امید گاہ ہے تو نے مجھ پر بہت انعام فرمایا
 جس پر میں نے تیرا بہت کم شکر ادا کیا اور تو نے مجھے بہت مرتبہ
 بلاؤں میں مبتلا کیا جس پر میں نے بہت کم صبر کیا اے وہ
 ذات! نعمت کے وقت میرا شکر کم ہے تو تو مجھے محروم نہ فرما اور
 اے وہ ذات! بلاء کے وقت میرا صبر کم ہے تو تو مجھے ذلیل و خوار
 نہ فرما اور اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہ پر دیکھا لیکن تو نے

مجھے رسوا نہ فرمایا اے بھلائی والے! جو کبھی پوری نہیں ہوتی اور
 اے ان نعمتوں والے! جن کو کبھی شمار نہیں کیا جاسکتا میں تجھ سے
 سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار
 محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج اور میں تیرے ذریعہ دشمنوں اور
 ظالموں کے سینوں میں زور سے دھکا دیتا ہوں اے اللہ! بے
 شک تو میرے پوشیدہ اور اعلانیہ گناہوں کو جانتا ہے لہذا تو میری
 معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے لہذا تو مسیحا
 سوال پورا فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ (گناہ) میرے نفس میں
 ہے تو تو اپنی رحمت سے میرے گناہ معاف فرما اے سب سے
 زیادہ رحم فرمانے والے! آمین قبول فرما۔

ہیشک سوا الویرت و متکرمات الویرت کے سب فضائل و کمالات حضور
کے لئے ثابت ہیں۔ امام محمد بومیری بردہ شریف میں فرماتے ہیں:
دَمَّ مَا أَذْمَشَهُ النَّعَازِي فِي نَبِيِّهِمْ
وَاحْتَكَمَ بِمَنَاسِبَتِ مَذْحَا فِيهِمْ وَ احْتَكَمَ
جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے
بارے میں کہی (خدا کا بیٹا کہا) اسے چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت
میں جو کچھ کہنا چاہو کہو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
نُحَاوْا اَوْ رَاْعُوا اَزْ بَیْرِ حِفْظِ شَرْعٍ وَ پَاسِ دِیْنِ
دگر ہر وصت کس می خواہی اندر مدحش املا کن
(دیوان عبدالحق محدث دہلوی)
شریعت و دین کا پاس رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کا کہو اس
کے علاوہ ہر وصت کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کر سکتے اور لکھ
سکتے ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۳، ص: ۲۸۶)